Green Island
Youth Forum
(A Project of GIT)

بعنوانِ حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی ولادت

Contact us on

0213 2253 606

تحریر حاضر حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی ولادت باسعادت کی مناسبت سے لکھی جاری ہے اور ہمارے پڑوسی ملک ایران میں جہاں حضرت معصومہ قم علیہا السلام کا مزار مقدس بھی ہے، اس دن کو ''روز دختر'' یعنی بیٹی کے عالمی دن کے طور پر منایا جاتا ہے اور والدین اپنی بیٹیوں کو اس دن مختلف تحفے تحائف خرید کر دیتے ہیں، اسکولوں میں جشن رکھا جاتا ہے اور ایک خوشی اور عید کا سماں ہر جگہ نمایاں ہوتا ہے اس روایت کو اگر ہمارے بھی گھروں اور خاندانوں میں رائج کیا جائے تو ایک رشتہ کے احترام اور اس سے منسلک ہماری اسلامی اقدار کا بہترین اظہار ہو، اسی بنا پر آج ہم اپنے مقالے میں پہلے حضرت معصومہ علیہا السلام کا مختصر تعارف پیش کرنے کے بعد انہی کی شخصیت کو مد نظر رکھتے ہوئے قبل اسلام اور اسلام میں بیٹی کی اہمیت پر روشنی ڈالیں گے۔ ان شاء اللہ

حضرت معصومہ علیہا السلام کا اسم گرامی، فاطمہ جبکہ القاب میں معصومہ اور کریمہ اہلبیت معروف ہیں۔ ان کے والد گرامی، امام موسی کاظم علیہ السلام جبکہ والدہ نجمہ خاتون علیہا السلام تھیں، ان کی ولادت تقریبا، اول ذیقعدہ ۱۷۳ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی نیز ۲۳

ربیع الاول ۲۰۱ شہر مقدس قم میں تشریف لائیں اور ۱۷ دن بعد، ۲۸ سال کی عمر میں رحلت فرما گئیں[۱]۔

اسلام سے پہلے عصر جاہلیت میں نہ فقط بیٹی کی کوئی اہمیت ہی نہیں تھی بلکہ بیٹی کی ولادت کو معاشرے میں ننگ و عار سمجھا جاتا تھا، جس کو قرآن کریم نے یوں بیان کیا ہے:

وَإِذا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثى ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَ هُوَ كَظِيمٌ يَتَوارى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ ما بُشِّرَ بِهِ أَيُمْسِكُهُ عَلى هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرابِ أَلا ساءَ ما يَحْكُمُونَ

اور جب ان میں سے کسی کو خبر دی جاتی کہ تمھارے ہاں بیٹی پیدا ہوئی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا اور وہ غصے میں لال پیلا ہو جاتا اور اس بری خبر کی بنا پر قوم سے منہ چھپاتا ہوا گھومتا کہ اس بچی کو حقارت کے ساتھ پالے یا اس کو مٹی تلے دفن کر دے[۲]۔

پھر عرب تعصب، جاہلیت اور معاشرے کے طعنوں اور کنایوں کے خوف سے اپنی لخت جگر کو منوں مٹی تلے دفنا دیتے تھے، جس کا حساب ان کو قیامت میں چکانا ہوگا:

وَإِذَا الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ

---

[۱] سفینة البحار، شیخ عباس قمی، ج ۷، ص ۱۲۴

[۲] سورۃ النحل ۵۸و۵۹

جب ان بے گناہ بچیوں سے پوچھا جائے گا کہ تم کس گناہ میں قتل کی گئیں[1]؟!

ایسے میں اسلام پھیلا جس نے بیٹی کو رحمت قرار دیا اس کو باعث شرمندگی نہیں بلکہ باعث مسرت و خوشی قرار دیا جس کے لیے بہت دور جانے کی ضرورت نہیں ہم حضرت معصومہ علیہا السلام کی ذات کو دیکھیں کہ ابھی آپ دنیا میں آئی نہیں تھیں لیکن ان کے آنے کی خوشخبری آئمہ معصومین علیہم السلام دے رہے ہیں جو اس بیٹی کے جلیل القدر ہونے کی دلیل ہے چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

إِنَّ لِلّٰهِ حَرَماً وَ هُوَ مَكَّةُ وَ لِرَسُولِهِ حَرَماً وَ هُوَ الْمَدِينَةُ وَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ حَرَماً وَ هُوَ الْكُوفَةُ وَ لَنَا حَرَماً وَ هُوَ قُمٌّ وَ سَتُدْفَنُ فِيهِ امْرَأَةٌ مِنْ وُلْدِي تُسَمَّى فَاطِمَةَ مَنْ زَارَهَا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. قَالَ الرَّاوِي وَ كَانَ هَذَا الْكَلَامُ مِنْهُ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ الْكَاظِمُ(ع)

اللہ کا ایک حرم ہے جو کہ مکہ مکرمہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حرم مدینہ ہے، امیر المومنین علیہ السلام کا حرم نجف اشرف ہے اور ہمارا حرم قم ہو گا، جہاں میری اولادوں میں سے ایک خاتون دفن ہوں گی جس کا نام فاطمہ ہو گا جو اس کی زیارت کرے اس پر

---

[1] سورة التكوير ۸،۹

جنت واجب ہو گی۔ راوی کہتا ہے کہ امام علیہ السلام نے یہ کلام تب ارشاد فرمایا جب امام کاظم علیہ السلام جو کہ بی بی معصومہ علیہاالسلام کے والد گرامی ہیں وہ ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے[1]۔

اس حدیث پر ذرا غور کریں تو ایک طرف تو امام جعفر صادق علیہ السلام کے علم غیب پر دلیل ہے کہ ابھی امام کاظم علیہ السلام دنیا میں آئے نہیں لیکن ان کی بیٹی کی شخصیت اور عظمت بتانے کے ساتھ ساتھ ان کا محل دفن اور ان کی زیارت کا ثواب بھی پہلے ہی معین کر دیا۔ کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ پہلے اس خاتون کو دنیا میں تو آنے دو ممکن ہے وہ ایسی ذات اور کردار کی مالک نہ ہوں جن کے بارے میں امام صادق علیہ السلام کہہ رہے ہیں لیکن زمانے نے ثابت کر دیا کہ یہ صادق آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان ہے جس سے صداقت کے سوا کچھ نہیں ادا ہوتا جس کا ہر ہر لفظ بلکل صحیح ثابت ہوا کیونکہ جب حضرت معصومہ علیہاالسلام دنیا میں آئی تو بچپنے میں ہی اتنا مقام پیدا کیا کہ ان کے والد امام کاظم علیہ السلام ان کی عظمت اور مقام علمی پر وارے جا رہے ہیں اور تاریخ شاہد ہے کہ:

نویں صدی کے شیعہ عالم دین صالح بن عرندس حلی، روایت کرتے ہیں کہ ایک دن شیعوں کا ایک گروہ، امام حضرت موسی بن جعفر علیہ السلام کے دیدار کے قصد سے مدینہ

[1] مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۵۷، ح ۱۲۱۹۶

منورہ میں مشرف ہوئے، وہ اپنے ساتھ مومنین کے پوچھے گئے شرعی سوالات بھی ساتھ لائے تھے مگر مدینہ پہنچنے پر پتہ چلا کہ امام کاظم علیہ السلام مسافرت میں ہیں، اس وقت حضرت معصومہ علیہاالسلام نے ان کے تمام شرعی سوالات کے جوابات دیے، جب قافلہ مدینے سے نکلا تو راستے میں امام علیہ السلام سے ان کی ملاقات ہوئی۔ لوگوں نے سوالات کا ماجرا بیان کیا تو امام علیہ السلام نے نظر ثانی فرمائی اور پھر بہت خوشحالی کا اظہار کرتے ہوئے تین دفعہ یہ جملہ فرمایا: فداھا ابوھا، ترجمہ: ان کا بابا ان پر قربان ہو جائے[1]۔()

ذرا اس بات پر غور کریں کہ امام کاظم علیہ السلام کی شہادت ۲۵ رجب سن ۱۸۳ ہجری میں زندانِ ہارون میں ہوئی جبکہ حضرت معصومہ علیہاالسلام کی ولادت ۱۷۳ ہجری میں ہوئی اور اب اس میں سے حضرت امام کاظم علیہ السلام کے زندان کے کم از کم چار سال نکال دیے جائے تو حضرت معصومہ علیہاالسلام نے فقط چھ سال اپنے والد بزرگوار کے ساتھ زندگی کی ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ مذکورہ بالا واقعہ کے وقت حضرت معصومہ علیہاالسلام کی عمر مبارک فقط چھ سال تھی اور آپ علم کے اس مقام پر پہنچی ہوئی تھی کہ امام معصوم علیہ السلام خود کو ان پر قربان کر رہا ہے جس کو دیکھ کر زبان سے بے اختیار سبحان اللہ نکل آتا ہے!

---

[1] کریمہ اہل بیت علیہم السلام، ص ۶۴ و ۶۳

جی ہاں ! اسلام نے اس بیٹی کو جسے ننگ و عار سمجھا جاتا تھا اسے باعث افتخار قرار دیا اور حضرت معصومہ علیہاالسلام جیسی بیٹیوں نے اپنی شخصیت و عظمت کا کو منوا کر عصر جاہلیت کے اس نظریے پر خط بطلان کھینچ دیا ہے اور خود کو میدان علم و عمل میں تمام عالم اسلام کے مردوں کے لیے قابل رشک بنا دیا یہی اسلام کے حقوق نسواں کا علمبر دار ہونے کی دلیل ہے آج کے حقوق نسواں کے کھوکھلے نعرے لگانے والے مرد و عورت کو تخلیقی اور تکوینی طور پر برابر قرار دے کر اپنے مذموم عزائم کو پورا کرنا چاہتے ہیں، جو فطری تقاضوں اور حقائق کا انکار کرنے کے مترادف ہے اس طرح عورت کوگھر کی چار دیواری سے نکال کر اس کا تقدس مردوں کے ہاتھوں پائمال کرنا چاہتے ہیں

جبکہ اسلام نے چودہ سو سال پہلے، عورت اور مرد کی تکوینی اور تخلیقی اختلاف کو مد نظر رکھتے ہوئے اس مقام میں مساوات کا نعرہ نہیں لگایا کیونکہ یہ حقیقت اور فطرت کے خلاف تھا اس کے بدلے عورت کو معنوی مقام و منزلت میں مردوں کے مساوی قرار دیا:

من عمل صالحا من ذکر او انثی فھو مومن

جس نے بھی عمل صالح انجام دیا خواہ وہ مرد ہو یا عورت، وہ مومن ہے

جو کہ فطرت کے عین مطابق بھی ہے اور عورت کو عروج تک پہنچانے کا ذریعہ بھی ہے امید ہے کہ ہماری خواتین اسلام کا مطالعہ کرنے کے ساتھ اس کے ان خوبصورت اور فطری کارناموں کو مد نظر رکھیں گی تا کہ مغربی مذموم نعروں کے دام میں پھنسنے کے بجائے اسلام کے اعتدال پر یقین اور اعتقاد پیدا ہو جائے اس طرح اس کے احکام کو دل و جان سے قبول کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ ان شاء اللہ

آخر میں اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہماری خواتین اور بیٹیوں کو بھی حیاو عفت کا پیکر بنا کر ہمارے لیے باعث افتخار بنا دے۔

مقالہ نویس: شیخ غلام مهدی حکیمی